حدیث کا درائتی معیار

(داخلی فہم حدیث)

۷

ایمان بالملائکۃ

مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات علی گڈھ مسلم یونیورسٹی

ملائکہ پر ایمان کا مقصد ملائکہ (فرشتے) پر ایمان لانے کا مقصد یہ ہے کہ نظام وجود میں ان کی صحیح حیثیت نظروں کے سامنے رہے تاکہ اللہ سے خالص رشتہ قائم کرنے میں اس راہ سے شرک کی آمیزش نہ ہو اور انسان فرائضِ منصبی کی ادائیگی میں ان کے تعاون سے محروم نہ رہے ۔ اصلاً یہ کوئی مستقل عنوان نہیں ہے بلکہ ایمان باللہ ہی کا تتمہ اور ضمیمہ ہے لیکن چونکہ ہمیشہ ملائکہ کی حیثیت اور ان کے کام کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور لوگ شرک میں مبتلا ہوئے اس لئے مستقل عنوان کی ضرورت پیش آئی ۔

ملائکہ سے مراد ملائکہ ۔ مَلَک اور مِلاک کی جمع ہے جس کے لغوی معنی فرستادہ ، اور قاصد کے ہیں۔ کلام عرب میں ہے :

اَلْکِنِی الیہ ای ارسلنی الیہ [1] بھیجا مجھ کو اس کی طرف ۔

---

[1] فخر الدین رازی تفسیر کبیر ج ۱ المسئلۃ الثانیۃ فی بیان حقیقۃ الملائکۃ ۔

لیکن یہاں اللہ کی وہ نورانی مخلوق مراد ہے جو باطنی طور پر کائنات کا انتظام چلانے پر مامور ہے اور مختلف کاموں میں اس کی حیثیت سفیر و قاصد کی ہے بالخصوص اصلاح و تزکیہ کے پروگرام میں اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان سفارت کے فرائض اسی کے سپرد تھے۔

ملائکہ کے سپرد مختلف کام | قرآن حکیم میں فرشتوں کی حقیقت سے بحث نہیں کی گئی ان پر جس قدر ایمان مطلوب ہے اس کے لئے حقیقت معلوم کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ پھر فرشتوں کا تعلق خالص نورانیت سے ہے جس کی کنہ تک رسائی میں مادّی کثافت مانع ہے اس بناء پر نظامِ وجود میں ان کی حیثیت اور ان کے کام کی نوعیت بیان کرنے پر اکتفاء کیا گیا جس سے مطلوبہ ایمان کی ضرورت پوری ہو جاتی اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً قرآن حکیم میں ہے:

۱۔ ملائکہ کے ذریعہ اللہ کے حکم کا نفاذ ہوتا ہے:

اذ یوحی ربك الی الملائكة انی معکم فثبتوا الذین امنوا (الانفال ۲۶)	یاد کرو، جب آپ کا رب فرشتوں کو حکم کر رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو۔

۲۔ وہ اللہ کے حکم و مرضی کو مخلوق تک پہنچانے میں بطور سفیر و قاصد کام کرتے ہیں:

اللہ یصطفی من الملائکة رسلاً ومن الناس۔ (الحج ع ۱۰)	اللہ ہی فرشتوں اور انسانوں سے رسول (قاصد) منتخب کرتا ہے۔

۳۔ کائنات میں مختلف کاموں کی تدبیر و تنظیم ان کے سپرد ہے:

فالمدبرات امرًا۔ (النازعات ع ۱)	پھر ان فرشتوں کی قسم جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں۔

۴۔ انسان کے اعمال کی نگرانی و نگہبانی ان کے سپرد ہے:

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ (الانفطار ع ۱)	بیشک تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں جو معزز ہیں لکھنے والے ہیں جو تم کرتے ہو وہ اس کو جانتے ہیں۔

۵۔ انسان کی حفاظت ونگرانی کے لئے کچھ فرشتے مقرر ہیں:

لہ معقبات من بین یدیہ و من خلفہ یحفظونہ من امراللہ (الرعد ع ۲)	انسان کے آگے پیچھے یکے بعد دیگرے آنیوالے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم کے مطابق اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

۶۔ نیک کام کرنے والوں پر اللہ کی رحمت وبشارت فرشتوں کے ذریعہ نازل ہوتی ہے:

تتنزّل علیہم الملآئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ (فصلت ع ۴)	ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اترتے ہیں کہ نہ خوف کھاؤ نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۷۔ بدکاروں پر ان کے ذریعہ اللہ کی لعنت اور اس کے عذاب کا نزول ہوتا ہے:

اولٓئک جزاءھم ان علیہم لعنۃ اللہ والملآئکۃ والناس اجمعین۔ (البقرہ ع ۱۹)	ان لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور انسانوں کی لعنت ہے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے پاس ان کی قوم کے عذاب کے لئے فرشتے آئے تھے:

قالوا یٰلوط انا رسل ربک (ہود، ع ۷)	انھوں نے کہا اے لوطؑ ہم تیرے رب کے فرستادہ ہیں۔

۸۔ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان سفارت کا کام ان کے سپرد ہے:

او یرسل رسولا فیوحی باذنہ مایشاء (الزخرف ع ۵)	یا اپنا سفیر اللہ بھیجتا ہے اور اس کی اجازت سے جو اللہ چاہتا وہ وحی کرتا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے:

فانہ نزّلہ علی قلبک باذن اللہ (البقرہ ۱۲)	جبریل (فرشتہ) نے قرآن اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اتارا۔

کائنات میں نورانی و مادّی دو قسم کی قوتیں

یہ اور ان کے علاوہ بہت سی آیتیں ہیں جن میں ملائکہ سے متعلق مختلف فرائض کا ذکر ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی طرح کائنات میں بھی دو قسم کی قوتیں کارفرما ہیں۔

۱۔ نورانی اور

۲۔ مادّی

مادّی کی نمائندگی مادّی اشیاء کرتی ہیں اور نورانی کی نمائندگی ملائکہ کرتے ہیں۔ پھر دونوں کے مجموعے سے علل و اسباب کا وہ سلسلہ وجود میں آتا ہے جس پر کائناتی نظام قائم ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مادّی علل و اسباب پائے جانے کے باوجود شئے وجود میں نہیں آتی جس کو بخت و اتفاق کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے حالانکہ کائنات میں علل و اسباب کا اصول تسلیم کرنے کے بعد بخت و اتفاق کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہ دراصل نورانی سبب کے نہ پائے جانے کا نتیجہ ہوتا ہے جس کو لاعلمی کی بنا پر بخت و اتفاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مادّی اشیاء کے طبائع و خواص سے انکار نہیں، لیکن ان کے مؤثر ہونے کے لئے نورانی اسباب کا تعاون ضروری ہے۔ اور یہ تعاون بھی بالذات کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جب تک اللہ کی مرضی و مشیت اس کے ساتھ شامل ہو جس کے بغیر موانع کے انسداد کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اس طرح فرشتوں کی تدبیر و تنظیم کے باوجود ہر شئے کا آخری سرا اللہ کے ہاتھ ہے اور شئے کے وجود میں آنے نہ آنے کی آخری تدبیر اسی کا حکم ہے:

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ — اللہ آسمان سے زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ (السجدہ ع ۱)

اصل اللہ کی مرضی و مشیت اور حکم ہے

غرض علل و اسباب کے مجموعہ میں نہ تنہا مادّی اشیاء کے طبائع و خواص مؤثر ہیں اور نہ نورانی مخلوق کا تعاون بالذات مؤثر ہے بلکہ اصل اللہ کی مرضی و مشیت اور حکم ہے:

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهٗ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (فاطر ع ۱)

اللہ لوگوں کے لئے جو رحمت کھول دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو روک لے اس کے سوا کوئی چھوڑنے والا نہیں وہی غالب اور حکمت والا ہے۔

انسانوں اور فرشتوں کی تدبیریں اللہ کی تدبیر کے منافی نہیں کہ یہ بھی اسی کے حکم و مشیت سے ہیں اور انھیں پر کائناتی نظام قائم اور علل و اسباب کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن ان تدبیروں کے پائے جانے کے باوجود اللہ کی حیثیت عضو معطل کی نہیں بلکہ اس کی شان یہ ہے:

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (الرحمٰن ع ۲)

اس سے آسمان و زمین کے سب مانگتے ہیں وہ ہر دن ایک کام میں ہے۔

کائناتی نظام کے بہت سے گوشوں اور فیصلوں کی فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی جن کیلئے وہ ہر وقت اللہ کے حکم و فیصلہ کے منتظر رہتے اور ان کے آجانے پر اپنی تدبیریں کرتے ہیں۔ حکم و فیصلہ کی پہلے اطلاع غالباً ملاء اعلیٰ (مجلس اعلیٰ) کو ہوتی ہے۔ جس کا ذکر قرآن حکیم میں ہے:

مرضی و مشیت اور حکم کی پہلے اطلاع غالباً ملاء اعلیٰ کو ہوتی ہے

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔ (ص ع ۵)

مجھے ملاء اعلیٰ کی کچھ خبر نہ تھی جب وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے میرے پاس وحی صرف اس لئے آتی ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

دوسری جگہ ہے:

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ۔ (الصفّٰت ع ۱)

شیاطین ملاء اعلیٰ کی جانب کان بھی نہیں لگا سکتے اور ہر طرف سے دھکے دیے جاتے ہیں۔

ملاء اعلیٰ سے یہ مراد ہیں:

افاضل الملائکۃ ومقربو الحضرۃ[۱]   بلند مرتبہ فرشتے اور مقربین بارگاہ۔

موقع کی مناسبت سے چند حدیثیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلقہ آیتوں کی معنوی دلالت سے جو کچھ فرمایا اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ موقع کی مناسبت سو چند حدیثیں یہ ہیں۔ مثلاً:۔

فرشتے نورانی مخلوق ہیں:

خلقت الملائکۃ من نور[۲]   فرشتے نور سے پیدا کئے گئے۔

فرشتے انسان کی شکل میں آسکتے ہیں:

تیمثل لی الملک احیانا رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول   فرشتہ کبھی میرے لئے انسان کی شکل اختیار کرتا ہے پھر وہ مجھ سے کلام کرتا اور اس کی گفتگو میں یاد کر لیتا ہوں۔

رأیت اللیلۃ رجلین اتیانی فقال الذی یوقد النار مالک خازن النار وانا جبرئیل وھذا میکائیل[۳]   میں نے رات دو آدمیوں کو دیکھا انھوں نے کہا جو آگ روشن کر رہا ہے وہ مالک دوزخ کا خازن ہے میں جبرئیل اور یہ میکائیل ہے۔

حکم و فیصلہ کے وقت ملائکہ کی کیفیت | اللہ کے حکم و فیصلہ کے وقت فرشتوں کی یہ کیفیت ہوتی ہے:

اذا قضی اللہ تعالیٰ الامر فی السماء ضربت الملائکۃ باجنحتھا خضعانا لقولہ کانہ   جب اللہ آسمان میں کوئی حکم و فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کی طرف ہمہ تن گوش ہونے کے لئے اپنے بازوؤں کو پھڑ پھڑاتے

۱۔ ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغہ باب ذکر الملاء الاعلیٰ   ۲۔ مسلم کتاب الزہد باب فی احادیث متفرقہ۔

۳۔ بخاری ج ۱ کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ۔

صلصلۃ علی صفوان فاذا فزّع	ہیں اور اس سے ایسی آواز پیدا ہوتی ہے
عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربّکم	جیسی زنجیر کو چکنے پتھر پر مارنے یا کھینچنے
قالوا الحق وھو العلی الکبیر۔ ؎۵۴	سے پیدا ہوتی ہے پھر جب گھبراہٹ دور ہو جاتی

تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا جواب ملتا ہے کہ "حق بات" وہی بلند و بڑا ہے

دوسری جگہ ہے:

اذا قضی امرًا سبّح حملۃ العرش	جب اللہ کوئی حکم و فیصلہ فرمایا ہے تو عرش
ثم یسبّح اھل السماء الذین یلونھم	کے اٹھانے والے "سبحان اللہ" کہتے ہیں
حتی یبلغ التسبیح اھل ھذہ	پھر اُس آسمان والے سبحان اللہ کہتے ہیں جو
الدنیا ثم قال الذین یلون	ان سے قریب ہوتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح
حملۃ العرش لحملۃ العرش ماذا	اس دنیا والوں تک پہنچتی ہے پھر وہ فرشتے
قال ربّکم فیخبرونھم ماذا	جو عرش اٹھانیوالوں کے قریب ہوتے ہیں
قال فیستخبر بعض اھل السمٰوت	پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا
بعضا حتی یبلغ الخبر اھل ھذہ	پھر ایک دوسرے کو خبر دیتے ہیں یہاں تک
السماء ؎۵۵	کہ یہ خبر اس آسمان والوں تک پہنچتی ہے۔

اس حکم و فیصلہ اور گفتگو کا تعلق نورانی دنیا سے ہے جس کو قریب الفہم بنانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ تعبیر اختیار کی، اصل حقیقت تک رسائی میں مادی دنیا کی مادی کثافت مانع ہے۔

حکم و فیصلہ کی بعض مثالیں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب الفہم بنانے کے لئے حکم و فیصلہ کی بعض مثالیں بھی بیان کی ہیں تشریعی امور میں، مثلاً:

؎۵۴ بخاری ج ۲ کتاب التفسیر سورہ سبا۔ ؎۵۵ مسند احمد بن حنبل ج ۱ صہ ۲۱۸ مطبوعہ مطبع میمنۃ مصر۔

قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ	ارشاد ہوا کس بات میں ملاء اعلیٰ گفتگو کر رہے
قلت فی الکفارات قال وما	ہیں میں نے کہا کفارات میں ارشاد ہوا وہ
ھن قلت مشی الاقدام الی	کیا ہیں میں نے کہا جماعت کی طرف جانا
الجماعات والجلوس فی المساجد	مسجدوں میں نماز کے بعد بیٹھنا ناگواریوں
بعد الصلوٰۃ واسباغ الوضوء	کے وقت وضو پورا کرنا ارشاد ہوا پھر
حین الکریھات قال ثم فیم قال	کس میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا
قلت فی الدرجات قال وماھن	درجات میں ارشاد ہوا وہ کیا ہیں، میں
قلت اطعام الطعام ولین الکلام	نے کہا کھانا کھلانا گفتگو میں نرمی کرنا اور
والصلوٰۃ والناس نیام [له]	ایسے وقت نماز پڑھنا کہ لوگ سو رہے ہوں۔

تکوینی امور میں مثلاً:

ان اللہ اذا احب عبدًا دعا	اللہ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ
جبرئیل علیہ السلام فقال	کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت
انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ	کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرئیلؑ
جبرئیل ثم ینادی جبرئیل فی السماء	اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر وہ آسمان
فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ	میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ
فیحبہ اھل السماء قال ثم یوضع	سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت
لہ القبول فی الارض واذا	کرو۔ آسمان والے اس سے محبت کرنے
ابغض اللہ عبدًا دعا جبرئیل	لگتے ہیں پھر اس کی مقبولیت زمین میں
فیقول انی ابغض فلانا فابغضہ	پھیل جاتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ کسی
قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی	بندہ کو ناپسند کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلا کر کہتا ہے

[له] مسند احمد بن حنبلؒ ج ۲ ص ۲۹۶ مطبع میمنیۃ مصر۔

في اهل السماء ان الله يبغض فلانا فابغضوه قال فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الارض[1]

کہ میں فلاں بندہ کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اس کو ناپسند کرو جبرئیل اس کو ناپسند کرنے لگتے ہیں پھر وہ آسمان میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندہ کو ناپسند کرتا ہے تم بھی اس کو ناپسند کرو۔ آسمان والے اس کو ناپسند کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے ناپسندیدگی زمین میں پھیل جاتی ہے۔

شاہ ولی اللہ ملاء اعلیٰ میں حکم و فیصلے سے متعلق کہتے ہیں:

ان هنالك ينزل القضاء و يتعين الامر المشار اليه بقوله تعالىٰ "فيها يفرق كل امر حكيم" وان هنالك يتقرر الشرائع بوجه من الوجوه[2]

اس جگہ حکم و فیصلے نازل ہوتے اور وہ امور متعین ہوتے ہیں جن کی طرف اشارہ قرآن کی اس آیت "فیہا یفرق الخ (اس مبارک رات میں حکمت پر مبنی امور تصفیہ پاتے ہیں) میں ہے اور ایک طرح سے اسی جگہ شرائع کا تقرر ہوتا ہے۔

نورانی سبب کی طرف بعض اشارات | ملائکہ کس کس طرح شئے کے وجود میں نورانی سبب کا مقام حاصل کرتے ہیں؟ اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی کیونکہ اس کا زیادہ تعلق تکوینی امور سے ہے جن سے عدم واقفیت کائناتی نظام چلانے کے لئے ناگزیر ہے۔ قرآن و حدیث میں تعبیرات ایسی ہیں جن سے اس طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً

۱۔ تائید غیبی

قرآن حکیم میں ہے:

---

[1] مسلم ج ۲ کتاب البر والصلۃ والادب باب اذا احب اللہ عبداً الخ

[2] ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغہ باب ذکر الملاء الاعلیٰ۔

ایدناہ بروح القدس	ہم نے عیسیٰؑ کی روح القدس کے
(البقرہ ع ۱۱)	ذریعہ مدد کی۔

"روح القدس" سے مراد حضرت جبریلؑ ہیں، یا شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک کسی معاملہ میں افضل ترین ملائکہ کے اجماع کو تائید روح القدس سے تعبیر کیا جاتا ہے (غالباً اس اجماع کے سربراہ حضرت جبریلؑ ہیں)۔

ویسمی اجماعھم المستمر ہ	ان کے دوامی اجماع کو تائید روح القدس
بتائید روح القدس۔ [۱]	کا نام دیا جاتا ہے۔

اسی قسم کی تائید سے انبیاء علیہم السلام فیضیاب ہوتے تھے۔ جس کے ذریعہ بہت سی وہ خلاف عادت باتیں انبیاء سے ظاہر ہوتی تھیں۔ جن کو "معجزات" کہا جاتا ہے:

وتتم ھنالک برکات لم تعھد	اس جگہ بہت سی خلاف عادت برکتیں
فی العادۃ فتسمی بالمعجزات [۲]	ظاہر ہوتی ہیں جن کا نام "معجزات" ہے

طائف کے واقعہ میں رسول اللہؐ سے پہاڑوں پر مامور فرشتہ نے کہا تھا:

ان شئت ان اطبق علیھم	اگر آپ چاہیں تو ان پر دو پہاڑیوں کو
الاخشبین	ملا دوں۔

رسول اللہؐ نے جواب میں فرمایا:

بل ارجو ان یخرج اللہ عزوجل	(نہیں) بلکہ امید کرتا ہوں کہ اللہ ان کی
من اصلابھم من یعبد اللہ	نسل سے ایسے لوگ پیدا کر دے جو خالص
عزوجل وحدہ لا یشرک بہ	اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کے
شیئاً [۳]	ساتھ شریک نہ کریں۔

[۱] ولی اللہ۔ حجۃ اللہ البالغہ باب ذکر الملاء الاعلیٰ۔

[۲] بخاری ج ۱ کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ۔

رسول اللہؐ نے بدر کے دن فرمایا:

هذا جبرئیل اخذ براس فرسه علیه اداة الحرب [1]	یہ جبرئیلؑ ہیں جو گھوڑے کا سر پکڑے ہیں جس پر جنگ کا سامان ہے۔

۲۔ نصرت الٰہی۔

اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ [2]	کیا تمہیں کافی نہیں ہے کہ تمہارا پروردگار تمہاری مدد کے لئے تین ہزار فرشتے اُتارے۔
فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا [3]	ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور وہ لشکر جس کو تم نے نہیں دیکھا۔

۳۔ فرشتوں کا تصرف

امالة الملك فالیعاد بالخیر و تصدیق بالحق [4]	فرشتہ کا تصرف امور خیر کی طرف رغبت دلانا اور حق کی تصدیق ہے۔

۴۔ فرشتوں کا بازو جھکانا۔

ان الملائکة تضع اجنحتها رضا لطالب العلم [5]	فرشتے اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لئے جُھکا دیتے ہیں۔

۵۔ فرشتوں کی دعاء و بددعاء۔

ما من یوم یصبح العباد فیه الا وملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللهم اعط	ہر دن دو فرشتے اترتے ہیں جن میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ روکنے والے کو ضیاع و حرمان سے

---

[1] بخاری ج ۲ کتاب المغازی باب شہود الملائکة بدرا [2] آل عمران ع ۱۳ [3] الاحزاب ع ۲
[4] ترمذی مشکوٰة باب الوسوسة [5] احمد وابوداؤد ومشکوٰة کتاب العلم

ممسکا تلفا [1]   دوچار کر۔

شاہ ولی اللہ کے بیان سے مزید وضاحت | قرآن و حدیث میں اس قسم کی بہت سی باتیں فرشتوں کی طرف منسوب ہیں جن سے نورانی سبب کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ شاہ ولی اللہ رح نے بعض فرشتوں کے کچھ کام بتائے ہیں جن سے مزید وضاحت ہوتی ہے۔ مثلاً ملاء اعلیٰ کے ذکر میں ہے:

تتلقیٰ من ربہا استحسان النظام	اپنے رب سے وہ نظام صالح کا استحسان اور
الصالح واستہجان خلافہ [2]	غیر صالح کا استہجان حاصل کرتے ہیں۔

استحسان (مستحسن و اچھا سمجھنا) واستہجان (غیر مستحسن و برا سمجھنا) صرف زبانی نہیں بلکہ نظام عالم سے متعلق اللہ کی "پالیسی" حاصل کر کے اس کے مناسب تدبیریں کرتے اور دوسرے فرشتوں سے متعلق امور ان کے سپرد کرتے ہیں، پھر یہ فرشتے اس قسم کے کام انجام دیتے ہیں،

ویؤثرون فی بعض الاشیاء	یہ فرشتے بعض طبعی چیزوں کی حرکت دوگنی
الطبیعۃ فی تضاعیف حرکاتھا	کرنے یا بدل جانے میں اثر کرتے ہیں جیسے
وتحولاتھا کمایدحرج حجر	کوئی پتھر لڑھکتا ہے تو کسی معزز فرشتہ کے
فاثرفیہ ملک کریم عند ذلک فمشی	اثر سے اس کی حرکت عادت و معمول سے
فی الارض اکثر مما یتصور فی العادۃ	زیادہ تیز ہو جاتی ہے یا شکاری دریا میں
وربما القی الصیاد شبکتہ فی النھر	جال ڈالتا ہے تو فرشتے بعض مچھلیوں کے
فجاءت افواج من الملائکۃ	دل میں ڈالتے ہیں کہ اس میں آجاؤ اور
تلھم فی قلب ھذہ السمکۃ ان	بعض کے دل ڈالتے ہیں کہ نہ آؤ بعض کے
تقتحم وھذہ ان تھرب و	لئے رسی کو سمیٹ دیتے اور بعض کے لئے
تقبض حبلا وتبسط اخریٰ وھی	کشادہ کر دیتے ہیں۔ ان مچھلیوں کو پتہ

[1] بخاری و مسلم و مشکوٰۃ باب الانفاق وکراہیۃ الامساک [2] شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ باب فی ذکر الملاء الاعلیٰ

لا تعلم لم تفعل ذٰلك ولكن	بھی نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہیں
تتبع ما الهمت ورتبما تقاتلت	وہ تو صرف الہام کے تابع ہوتی ہیں اسی
فئتان فجاءت الملائکة تزين	طرح دو فوجیں آپس میں جنگ کرتی ہیں تو
قلوب هذه الشجاعة والثبات	ایک کے دل میں بہادری ثابت قدمی اور
باحاديث وخيالات يقتضيها	غالب آنے کی تدبیروں کا القاء کرتے
المقام وتلهم حيل الغلبة و	ہیں اور ہتھیار وغیرہ میں مدد کرتے ہیں،
وتؤيد في الرمي واشباهه و	دوسری فوج کے دل میں ان باتوں کا
في قلوب تلك اضداد هذه	القاء کرتے ہیں جو پہلی کے خلاف ہوتی
الخصال ليقضي الله امرًا	ہیں تاکہ اللہ کے فیصلہ کی بات پوری ہوکر
كان مفعولا وربما كان الترشح	رہے۔ کبھی فرشتے انسان کو راحت و آرام
ايلام نفس انسانية او تنعيمها	یا رنج و تکلیف پہونچانے پر متعین ہوتے
فسعت الملائكة كل سعي وذهبت	ہیں جس میں وہ پوری سرگرمی دکھاتے اور
كل مذهب ممكن [1]	اور ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

ملائکہ اللہ کی مرضی ومشیت کے مکمل تابع ہیں مختلف کاموں میں نورانی سبب کی شکل اختیار کرنے کے باوجود فرشتوں کی حیثیت بس مشین کے پرزوں کو حرکت دینے والی قوت سے زیادہ نہیں ہے جس میں وہ اللہ کی مرضی ومشیت کے حکم کے مکمل تابع ہیں خلاف ورزی ونافرمانی یا خودرائی وخودسری کا مادہ ہی ان میں نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں ہے:

بل عباد مكرمون لا يسبقونه	بلکہ اللہ کے وہ معزز بندے ہیں جو بات میں اس پر
بالقول وهم بامره يعملون [2]	سبقت نہیں کرتے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں

[1] شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ باب ذکر الملأ الاعلیٰ [2] الانبیاء ۲

لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون (التحریم ۲۴)

اللہ ان کو جس بات کا حکم دیتا ہے اس میں وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتوں کی مذکورہ حیثیت متعین ہونے کے بعد اللہ کے ساتھ ان کی شرکت یا حکم و مشیت میں دخل اندازی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ ان سے عبودیت و نیازمندی کا رشتہ قائم کیا جائے۔ پھر کائناتی نظام چلانے میں انسان کے ساتھ فرشتوں کی حیثیت معاون و مددگار کی ہے نہ کہ حاکم و فرمانروا کی، جیسا کہ خلافتِ آدم کے واقعہ میں آدم کے آگے سجدہ کرا کے پہلے ہی اس حقیقت کو ظاہر کر دیا گیا تھا۔ اس سے وہ ساری غلط فہمیاں دور ہو گئیں جن میں دنیا کی قومیں مبتلا تھیں اور کسی نہ کسی انداز میں ان کی پرستش کرتی تھیں۔ (باقی)

حیات مولانا عبدالحیؒ

مؤلفہ: جناب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

سابق ناظم ندوۃ العلماء جناب مولانا حکیم عبدالحی حسنی صاحبؒ کے سوانح حیات علمی و دینی کمالات و خدمات کا تذکرہ اور ان کی عربی و اردو تصانیف پر تبصرہ آخر میں مولانا کے فرزند اکبر جناب حکیم سید عبدالعلیؒ کے مختصر حالات بیان کئے گئے ہیں۔

کتابت و طباعت معیاری، تقطیع متوسط ۲۰×۲۶/۸

قیمت ۱۲/۵۰ بلا جلد

ندوۃ المصنفین، اردو بازار، جامع مسجد دھلی